

سر را ہے

سر برآہ سنی تحریک

ثروت اعجاز قادری

”ریاست بچاؤ“ فارمولہ امپورٹ ہوا

سیاست کے بغیر ریاست کسی ہوگی؟ کیا پھر کسی آمر کو آواز تو نہیں دی جا رہی؟ ایسے فارمولے بھوکے پہت تو جنم نہیں لیتے ثروت اعجاز کی بات میں وزن ہے کہ ریاست بچاؤ کا فارمولہ امپورٹ ہوا ہے، سیدھا کینیڈین پاسپورٹ کے ذریعے منتگوا یا گیا ہے۔ ذرا سوچیں جس گھر میں باپ نہیں ہوتا وہاں کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے، سیاست اور جمہوریت بھی کسی ملک کو چلانے کیلئے باپ کی حیثیت رکھتی ہیں اگر اسے ”تنہا“ کر دیا جائے تو صاف ظاہر ہے بھیک مانگ کر رہی ملک چلانا پڑے گا۔ طاہر القادری کو ”انتخاب سے پہلے اخساب“ کا نعرہ لگانا چاہیے تھا اسی سے ریاست بھی نفع جاتی اور سیاست بھی، سو چنانچاہیے کہ اگر طاہر القادری صاحب کو آج کسی بڑے عہدے کی پیشکش ہو جائے تو ”سیاست نہیں ریاست بچاؤ“ کا نعرہ انہی کے آگے بے بس ہو کر حلق میں اٹک جائے اور واپسی کا راستہ ناپتا نظر آئے گا۔ کیونکہ اس قبیلے کے کچھ افراد نے دفاع پاکستان کو نسل بنائی اور اعلان کیا تھا ”سیاست نہیں ریاست“ لیکن چند نوں کے بعد انہوں نے متحده دینی محااذ کے نام سے یا جنم لے کر اپنے ہی نعرے کو ”فن“ کر دیا ہے اور اب سیاست سیاست کھیلتا شروع کر دی ہے۔ پس چند روز انتظار کریں ”یہی گھوڑے اور یہی میدان“ دیکھیں طاہر القادری کا نعرہ اپنے ہی بھائیوں کی طرح کس دن ”فن“ ہوتا ہے۔ اتنے لوگ دیکھ کر ”رال پیک“ ہی پڑتی ہے۔

طاہر القادری نے عوام کیلئے جہاد کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ کاش وہ یہ اعلان اپنے ہی کینیڈین پاسپورٹ سے مناطب ہو کر کرتے۔ ہمیں ان کے ڈیول نیشنل ہونے کا قطعاً مغلہ نہیں۔ لیکن کچھ مضمون خیز ہے کہ قادری صاحب کینیڈا میں بیٹھ کر بڑگر کھاتے اور مفت ہیلائے کنیر کے مزے اٹھاتے ہیں اور پھر فرست کلاس کا نکٹ کٹا کر بلٹ پروف شیٹ کے پیچھے سے نعرہ لگاتے ہیں کہ وہ ملک بچانے آئے ہیں۔ وہ اعلامہ صاحب ہتھیلی پرسوں جمانے کا فن بخوبی جانتے ہیں دیکھیں یوٹون کب لیتے ہیں۔ بہر حال پروفیسر صاحب کے جلسے کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے۔

لئے ہوئے، پسے ہوؤں کا وقت انقام ہے

اور اب تو ہاتھوں کا وقت انقام ہے

دلیں کی رگوں میں رقصِ زہر ہے شمار ہے (بلکریہ: روزنامہ ”نوایہ وقت“

اگر بھی دوستوں کے تم کو کس کا انتظار ہے 24 دسمبر 2012ء)